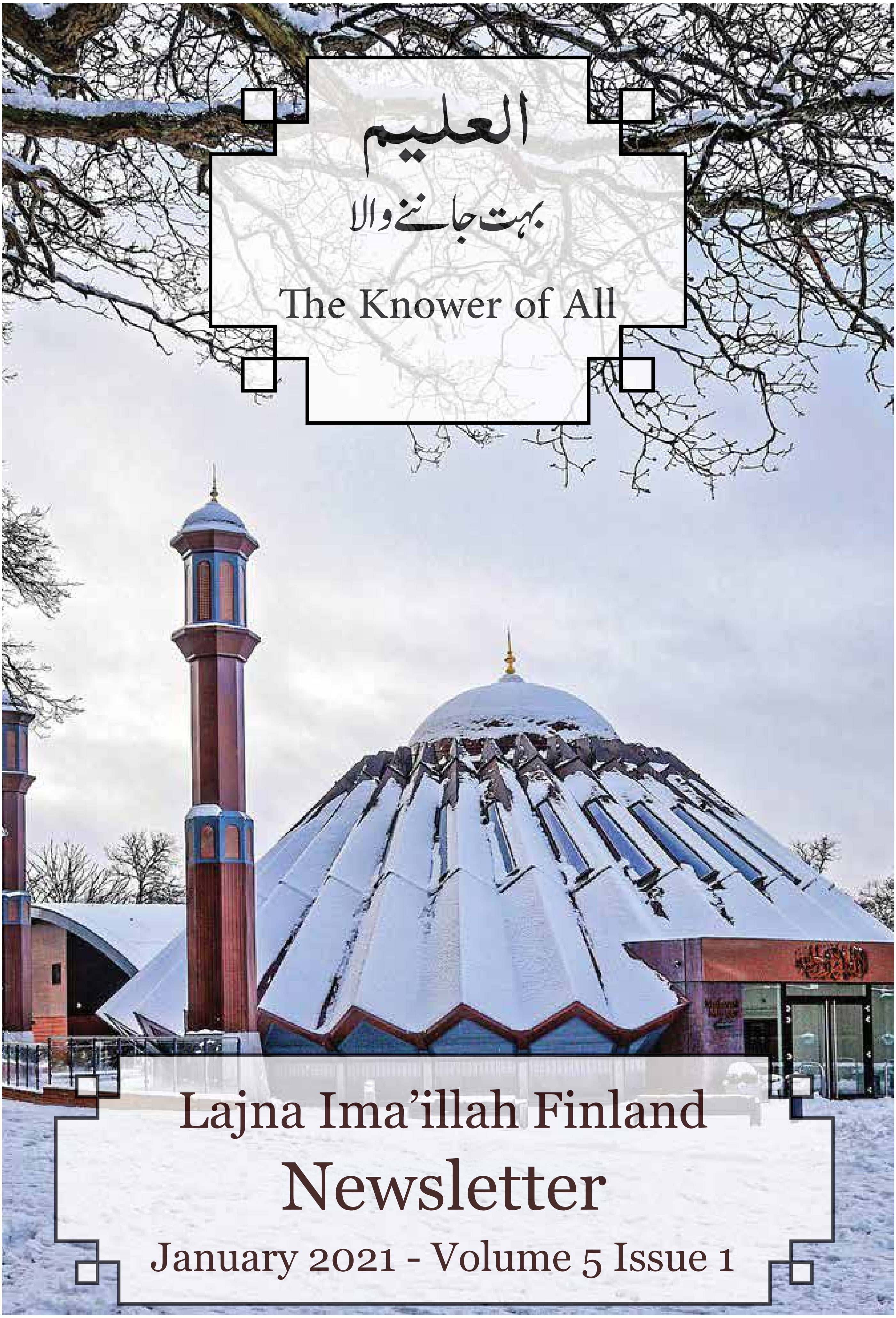

العلیم

بہت جاننے والا

The Knower of All

Lajna Ima'illah Finland

Newsletter

January 2021 - Volume 5 Issue 1

القرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى
مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(النور۲۲)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

O ye who believe!follow not the footsteps of Satan, and whoso follows the footsteps of Satan should know that he surely enjoins immorality and manifest evil.And but for the grace of Allah and His mercy upon you,not one of you would ever be pure,but Allah purifies whom He pleases. And Allah is All-Hearing, All-Knowing.

ارشاد نبوی

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ۔ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ۔ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَیُّ النَّاسِ أَکْرَمُ قَالَ أَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ أَتْقَاھُمْ

(بخاری کتاب التفسیر باب قَوْلِہِ لَقَدْ کَانَ فِی یُوسُفَ وَإِخْوَتِہِ آیَاتٌ لِلسَّائِلِینَ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے کون زیادہ معزز ہے؟ آپؐ نے فرمایا ان میں سے اللہ کے نزدیک وہ زیادہ معزز ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

ارشاداتِ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

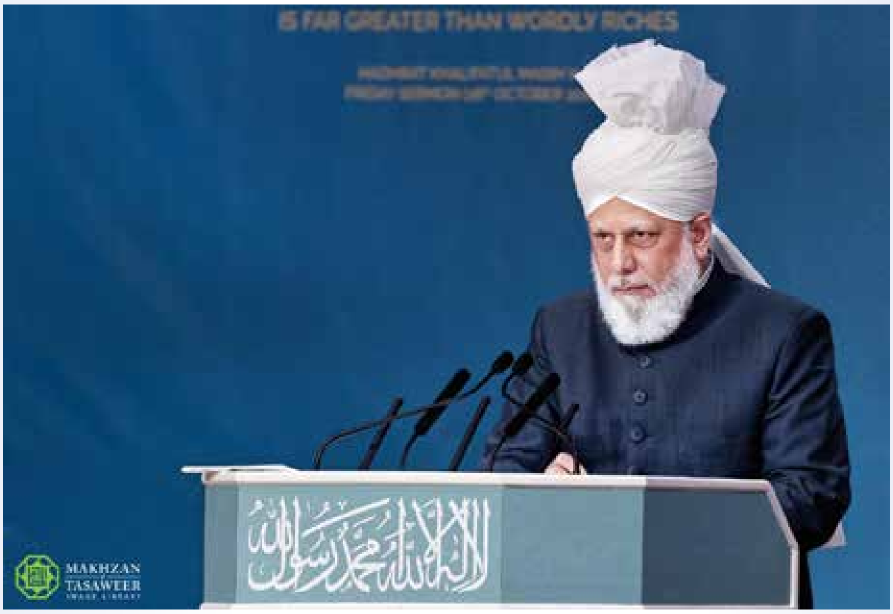

مورخہ 29 جنوری 2021 کے خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بار پھر پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی حضور فرماتے ہیں:۔

”دعاؤں کی طرف میں اب بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے حالت کے لیے خاص طور پر دعا کریں گھروں کی چار دیواری میں بھی اب تو محفوظ نہیں ہیں اپنی جگہوں پہ بھی محفوظ نہیں ہیں جہاں مولوی کہتا ہے پولیس والے پہنچ جاتے ہیں بعض شریف پولیس والے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہم کیا کریں پریشر اتنا پڑتا ہے افسران جو کہتے ہیں ہمیں کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بدفطرت افسران سے ہماری جان چھڑائے اور ملک کی بھی جان چھوڑائے، اور ہر احمدی کو آزادی سے اور محفوظ طریقے پر اپنے وطن میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں،

انشاء اللہ تعالیٰ یہ دعائیں اگر جاری رہیں تو جلد انشاء اللہ ہم دیکھیں گے کہ مخالفین کا انجام جو ہے وہ نہائیت عبرتناک ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق دے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔“

ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں؟

حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”۲۰؍فروری کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی جس کی مختلف خصوصیات بیان کی گئی تھیں۔ اس بارے میں اشتہار شائع فرمایا تھا۔ یہ اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کو شائع ہوا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس مناسبت سے جہاں ممکن ہے وہاں ۲۰؍فروری کو یوم مصلح موعود منایا جاتا ہے اور جہاں اس تاریخ کو سہولت میسر نہ ہو وہاں تاریخیں آگے پیچھے کر لی جاتی ہیں۔ یوم مصلح موعود کا منایا جانا اور اس کے حوالے سے جلسے منعقد کرنا اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پیدائش کی وجہ سے۔ یہ وضاحت مَیں نے اس لئے کی ہے کہ بعض لوگ اور یہاں کی نئی نسل، نوجوان یا کم علم یہ سوال کرتے ہیں کہ یوم مصلح موعود جب مناتے ہیں تو پھر باقی خلفاء کے یومِ پیدائش کیوں نہیں مناتے۔ ایک تو یہ بات واضح ہو کہ یہ دن حضرت مصلح موعود کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔ آپ کی پیدائش تو ۱۸۸۹ء میں ۱۲؍جنوری کو ہوئی تھی۔

پس اس وضاحت کے بعد آج مَیں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے بات کروں گا۔ سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں اس پیشگوئی کے الفاظ پیش کروں گا اور پھر یہ بھی کہ آپ کی تحریروں سے یہ بات بھی ثابت ہے اور آپ کا یہ خیال تھا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا بھی یہی خیال تھا۔ بعض دوسرے بزرگان کا بھی یہ خیال تھا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہی ہیں۔ سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اس پیشگوئی کے الفاظ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے آج 20 فروری 1886ء میں جو مطابق پندرہ جمادی الاول ہے برعایت ایجاز و اختصار کلمات الہامیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے اور مفصّل رسالہ میں درج ہوگی۔“ (یعنی بعد میں۔) ”انشاء اللہ تعالیٰ“۔ فرمایا کہ ”پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہٖ عزّ و جلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اِسمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر

تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تاوہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔" (یعنی اللہ تعالیٰ قادر ہے)" اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک (لڑکا) تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تُخم سے تیری ہی ذریّت ونسل ہوگا"۔ (یعنی آپ کی جسمانی اولاد ہوگی۔ اور آپ کی نہ صرف جسمانی اولاد ہوگی بلکہ آپ ہی کی اولاد ہوگی) فرمایا کہ "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیّوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔...... دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۷)

سوشل میڈیا
(Social Media)

جدید ایجادات اور مواصلاتی نظام کے غیر محتاط استعمال کے نتیجہ میں دنیا کے ہر معاشرہ میں اخلاقی برائیوں میں ہوشربا اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ ان بڑھتی ہوئی معاشرتی بداخلاقیوں سے احباب جماعت اور خصوصاً احمدی نوجوانوں کو بچنے کی خصوصی تلقین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بارہا فرمائی ہے۔ اسی حوالہ سے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

"آج کل کی دنیاوی ایجادات جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی ذکر کیا تھا، ٹی وی ہے، انٹرنیٹ وغیرہ ہے اس نے حیا کے معیار کی تاریخ ہی بدل دی ہے۔ کھلی کھلی بے حیائی دکھانے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ بے حیائی نہیں ہے۔ پس ایک احمدی کے حیا کا یہ معیار نہیں ہونا چاہئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ پر کوئی دیکھتا ہے۔ یہ حیا نہیں ہے بلکہ ہوا و ہوس میں گرفتاری ہے۔ بے حجابیوں اور بے پردگی نے بعض بظاہر شریف احمدی گھرانوں میں بھی حیا کے جو معیار ہیں، الٹا کر رکھ دیئے ہیں۔ زمانہ کی ترقی کے نام پر بعض ایسی باتیں کی جاتی ہیں، بعض ایسی حرکتیں کی جاتی ہیں جو کوئی شریف آدمی دیکھ نہیں سکتا چاہے میاں بیوی ہوں۔ بعض حرکتیں ایسی ہیں جب دوسروں کے سامنے کی جاتی ہیں تو وہ نہ صرف ناجائز ہوتی ہیں بلکہ گناہ بن جاتی ہیں۔ اگر احمدی گھرانوں نے اپنے گھروں کو ان بیہودگیوں سے پاک نہ رکھا تو پھر اُس عہد کا بھی پاس نہ کیا اور اپنا ایمان بھی ضائع کیا جس عہد کی تجدید انہوں نے اس زمانہ میں زمانے کے امام کے ہاتھ پہ کی ہے۔"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵/ جنوری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن) (مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۵ / فروری ۲۰۱۰ء)

کم عمر بچوں میں موبائل فون کا غیر ضروری استعمال

جدید ٹیکنالوجی بشمول موبائل فون کے غلط استعمال کے نتیجے میں بچوں کے کردار پر جو منفی اثرات مرتّب ہو سکتے ہیں، اُن کے بارے میں تنبیہ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی نوجوانوں اور بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے، جرمنی میں ہونے والے اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر، ارشاد فرمایا:

"پھر آج کل یہاں بچوں میں ایک بڑی بیماری ہے ماں باپ سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کونسا بزنس کر رہے ہیں؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کر کے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے پھر غلط باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ فون سے لوگ رابطے کرتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں اس لئے فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے اس میں بچوں کو ہوش نہیں ہوتی کہ وہ اہی

کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھی بچ کر رہیں۔ ٹی وی کا پروگرام جیسا کہ میں نے ابھی بات کی ہے اس میں بھی کارٹون یا بعض پروگرام جو معلوماتی ہوتے ہیں وہ دیکھنے چاہئیں۔ لیکن بیہودہ اور لغو پروگرام جتنے ہیں اس سے بچنا چاہئے۔“

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ جرمنی۔ ۱۶؍ستمبر ۲۰۱۱ء)(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۹؍مارچ ۲۰۱۲ء)

سوشل میڈیا پر چیٹنگ اور عورتوں کی تصاویر کے ذریعہ بے پردگی کا رجحان

سوشل میڈیا کے ذریعہ بڑھتے ہوئے باہمی روابط اور پھر خواتین کی تصاویر کا تبادلہ ہماری اخلاقی اقدار کے صریحاً خلاف ہے جن سے احمدی نوجوان بچوں اور بچیوں کو کلیتاً احتراز کرنا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احباب جماعت کو متنبہ فرمایا:

”آج انٹرنیٹ یا کمپیوٹر پر آپس کے تعارف کا ایک نیا ذریعہ نکلا ہے جسے facebook کہتے ہیں۔ گو اتنا نیا بھی نہیں لیکن بہر حال یہ بعد کی چند سالوں کی پیداوار ہے۔ اس طریقے سے مَیں نے ایک دفعہ منع بھی کیا، خطبہ میں بھی کہا کہ یہ بے حیائیوں کی ترغیب دیتا ہے جو آپس کے حجاب ہیں، ایک دوسرے کا حجاب ہے، اپنے راز ہیں اُن حجابوں کو توڑتا ہے۔ رازوں کو فاش کرتا ہے اور بے حیائیوں کی دعوت دیتا ہے۔ اس سائٹ کو بنانے والا جو ہے اُس نے خود یہ کہا ہے کہ میں نے اسے اس لئے بنایا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ انسان جو کچھ ہے وہ ظاہر و باہر ہو کر دوسرے کے سامنے آجائے اور اُس کے نزدیک ظاہر و باہر ہو جانا یہ ہے کہ اگر ننگی تصویر بھی کوئی اپنی ڈالتا ہے تو بیشک ڈال دے اور اس پر دوسروں کو تبصرہ کرنے کی دعوت دیتا ہے تو یہ جائز ہے۔ انا للہ۔ اسی طرح دوسرے بھی جو کچھ دیکھیں کسی بارے میں اس میں ڈال دیں۔ یہ اخلاقی پستی اور گراوٹ کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے؟ اس اخلاقی پستی اور گراوٹ کی حالت میں ایک احمدی ہی ہے جس نے دنیا کو اخلاق اور نیکیوں کے اعلیٰ معیار بتانے ہیں۔“

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی ۲۶؍جون ۲۰۱۱ء)(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۳؍جولائی ۲۰۱۵ء)

فیس بُک کے استعمال میں احتیاط کا پہلو

واقفاتِ نَو کی ایک کلاس میں سوال و جواب کی نشست کے دوران ایک بچی کی طرف سے فیس بُک (facebook) کے بارہ میں کئے جانے والے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

”مَیں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کو نہ چھوڑو گے تو گنہگار بن جاؤ گے۔ بلکہ مَیں نے بتایا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ آجکل جن کے پاس facebook ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایسی جگہ پر چلے جاتے ہیں جہاں برائیاں پھیلنی شروع ہو جاتی

ہیں۔لڑکے تعلق بناتے ہیں۔بعض جگہ لڑکیاں trap ہو جاتی ہیں اور facebook پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں، عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی، اُس نے آگے اپنی فیس بُک پر ڈال دی اور پھر پھیلتے پھیلتے ہمبرگ سے نکل کر نیویارک (امریکہ) اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے اور پھر وہاں سے رابطے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر گروپس بنتے ہیں مردوں کے، عورتوں کے اور تصویروں کو بگاڑ کر آگے بلیک میل کرتے ہیں۔ اس طرح برائیاں زیادہ پھیلتی ہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ برائیوں میں جایا ہی نہ جائے۔"

(کلاس واقفاتِ نَو جرمنی ۸ اکتوبر ۲۰۱۱ء بمقام مسجد بیت الرشید)(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۶/جنوری ۲۰۱۲ء)

سوشل میڈیا کی افادیت

مسلم ٹیلی وژن احمدیہ انٹرنیشنل روحانی مائدوں کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی برکات زمین کے کناروں تک وسیع ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ سے ایک خطاب میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہماری جماعت کے فائدہ کے لئے جدید مواصلاتی نظام اور میڈیا جیسے ذرائع ابلاغ کی سہولیات مہیا کر دی ہیں۔ دنیا کے ہر کونہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے یہ ذرائع بہت اہم ثابت ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہماری جماعت کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ تاہم یہ صورتِ حال ہماری ذمہ داری کو مزید بڑھا دیتی ہے کیونکہ جو لوگ ہمارا پیغام سُن رہے ہیں وہ یہ جاننے کے لئے ہماری جانب دیکھیں گے کہ آیا ہم جو کہہ رہے ہیں اس پر خود عمل بھی کرتے ہیں۔ اگر وہ لوگ یہ دیکھیں گے کہ ہم جو تعلیمات پیش کر رہے ہیں وہ تو سچی ہیں لیکن احمدیوں کے اپنے عملی معیار میں کمزوری پائی جاتی ہے تو اس کا اُن پر مثبت اثر ہونے کے بجائے منفی ہونے کا احتمال ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے ہمارا پیغام تو سُنیں مگر یہ محسوس کریں کہ پرانے احمدیوں کا عملی معیار توقع کے مطابق نہیں ہے تو وہ اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے اور اس پر عمل کرنے کا بیڑا اٹھالیں۔ ایسی صورتحال میں ہماری جماعت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی ترقی اور کامیابی کا سہرا ان نئے آنے والے نیک لوگوں کے سر ہوگا اور پیچھے رہ جانے والے ان برکتوں سے محروم رہ جائیں گے۔ پس پیچھے رہ جانے والوں میں آپ کا شمار نہ ہو۔ بلکہ احمدیت کی سچائی پھیلانے والوں کی صفِ اوّل میں نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے عمل اور کارناموں کے ذریعہ بھی شامل ہو جائیں۔ آپ اس روشنی کا منبع بن جائیں جس کی کرنیں اسلام کی سچائی کو روشن کر دے۔"

(اردو ترجمہ انگریزی خطاب برموقع نیشنل اجتماع لجن اماء اللہ یوکے بمقام ٹلفورڈ یوکے ۲۵/اکتوبر ۲۰۱۵ء)(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۵/مارچ ۲۰۱۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم نئے دَور کی ایجادات سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اپنی تعلیمی، تبلیغی اور تربیتی صلاحیّتوں میں اضافہ کرتے چلے جائیں۔ نیز خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر اور اسلام احمدیت کے قابل فخر سپوت بن کر خدمت کے میدان میں آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آمین۔

Valentine Day

ایک لغو رسم جسکی جڑیں مشرکانہ عقائد میں ہیں

عصر حاضر میں مغربی دنیا کا ایک مشور تہوار Valentine Day ہے جسے ہر سال 14 فروری کو مناتے ہیں۔

اس تہوار کے حوالے سے مشہور ہے کے یہ آج سے تقریباً ۱۷۰۰ سال قبل شروع کیا گیا، جب اہل روم میں بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ ان میں سے ویلن ٹائن نامی راہب نے (جو پہلے بت پرست تھا) عیسایت قبول کر لی تو اس وقت کی حکومت نے اسے قتل کر دیا، بعد میں اہل روم نے عیسایت قبول کر لی تو اسکے قتل کے دن کو شہید محبت کا تہوار بنالیا کہ اس موقعہ پر دوستی و محبت کے جذبات کا اظہار ہو اور شادی شدہ جوڑے اور عشق و معاشقہ کرنے والے افراد اپنے عہد محبت کی تجدید کر لیں، اس طرح انکے یہاں معاشرتی اور تجارتی طور پر اس تہوار کو خاص اہتمام حاصل ہو گیا۔ انکے ہاں یہ تہوار اصل میں تین تہواروں کا مجموعہ ہے، یا یہ کہیے کہ اس موقعہ پر تین وہ مناسبتیں جمع ہیں جن کی وجہ سے یہ تہوار منایا جاتا ہے:

1۔ انکے عقیدہ کے مطابق ہر میلادی سال چودہ فروری کی تاریخ "یونو" نامی دیوی کا مقدس دن ہے، یہ دیوی جسے یونانی معبودوں کی رانی اور عورت و شادی کی دیوی کہتے ہیں۔

2۔ 15 فروری کا دن انکے عقیدہ کے مطابق (لیسیوس دیوی) کا مقدس دن ہے، درحقیقت یہ ایک مادہ بھیڑیا سے عبارت ہے جس نے اہل روم کے عقیدہ کے مطابق شہر روما کو آباد کرنے والے دو شخصوں "رومیولوس" اور "ریمولس" کو دودھ پلایا تھا، آج بھی روما میں انکے بڑے مجسمے نصب ہیں جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کے گویا ایک مادہ بھیڑیا انہیں دودھ پلا رہی ہے، اس تہوار کا میلہ "ال لیسوم" نامی عبادت گاہ میں لگتا تھا جسکا معنی ہے "عبادت گاہ محبت" اس عبادت گاہ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ مادہ بھیڑیا نے ان دونو بچوں کو دودھ پلایا اور ان سے محبت کی تھی۔

3۔ رومانی بادشاہ "کلاودیوس" ایک بار جب لڑائی کے لیے تمام رومی مردوں کو فوج میں شامل کرنے میں مشکل پیش آئی اور اس نے غور کیا کے اسکا اصل سبب یہ ہے کہ شادی شدہ مرد اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر لڑائی کے لیے نہیں جانا چاہتے تو انہیں شادی کرنے سے روک دیا، لیکن ویلنٹائن نامی ایک راہب نے شہنشاہ روم کے حکم کی مخالفت کی اور چوری چھپے چرچ میں لوگوں کی شادیاں کرتا رہا، جب بادشاہ کو اسکا علم ہوا تو اس نے اسے گرفتار کر کے ۱۴ فروری ۲۶۹ ء کو قتل کر دیا۔ اس طرح چرچ نے مذکورہ بالا بھیڑیا لیسیوس کی پوجا کی جانے والی عید کو بدل کر ویلن ٹائن نامی راہب کے

پوجا کی عید ۱۴ فروری ۲۶۹ ء کو قتل کر دیا۔ اس طرح چرچ نے مذکورہ بالا بھیڑیا لیسیوس کی پوجا کی جانے والی عید کو بدل کر ویلن ٹائن نامی راہب کے پوجا کی عید بنا دیا۔آج بھی یورپ کے شہروں میں اسکا مجسمہ نصب ہے۔

اس قصہ کو بعض مصادر نے چند تبدیلی کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے کہ پادری ویلن ٹائن تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں رومانی بادشاہ " لاودیس ثانی " کے زیر اہتمام رہتا تھا کسی نافرمانی کی بنا پر بادشاہ نے پادری کو جیل کے حوالے کر دیا۔جیل میں جیل کے ایک چوکیدار کی لڑکی سے اسکی شناسائی ہو گئی اور وہ اسکا عاشق ہو گیا۔یہاں تک کہ لڑکی نے عیسایت قبول کر لی اور اسکے ساتھ اسکے 46 رشتے دار بھی نصرانی ہو گئے۔وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اسکی زیارت کے لیے آئی تھی۔ جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کر دیا۔پادری کو جب یہ پتا چلا تو اسنے یہ ارادہ کیا کہ اسکا آخری لمحہ اسکی معشوقہ کے ساتھ ہو چنا چہ اسنے اسکے پاس ایک کارڈ ارسال کیا جس پر لکھا ہوا تھا «نجات دھندہ ویلن ٹائن کی طرف سے پھر اسے 14 فروری کو پھانسی دے دی گئی اسکے بعد میں یورپ کی بہت ساری بستیوں میں ہر سال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کو کارڈ بھیجنے کا رواج چل پڑا۔

بھیڑیے کے دودھ پلانے والا قصہ کچھ اس طرح بھی ملتا ہے کے رومیوں کے اعتقاد کے مطابق شہر روما کے موسس (روملیوس) کو ایک دن کسی مادہ بھیڑیا نے دودھ پلایا جسکی وجہ سے اسے قوت فکری اور حلم وبردباری حاصل ہو گئی۔ لہٰذہ رومی لوگ اس حادثہ کی وجہ سے ہر سال فروری کے وسط میں اس تہوار کو منایا کرتے تھے،اسکا طریقہ یہ تھا کہ کتا اور بکری ذبح کرتے اور دو طاقتور مضبوط نوجوان اپنے جسم پر کتے اور بکری کے خون کا لیپ کرتے، اور پھر اس خون کو دودھ سے دھوتے،اور اسکے بعد ایک بہت بڑا قافلہ سڑکوں پر نکلتا جسکی قیادت دونو جوانوں کے ہاتھ میں ہوتی،اور دونو جوان اپنے ساتھ ہاتھ میں چمڑے کے دو ٹکڑے لیے رہتے،جو بھی انہیں ملتا اسے اس ٹکڑے سے مارتے اور رومی عورتیں بڑی خوشی سے اس ٹکڑے کی مار اس اعتقاد سے کھاتیں کے اس سے شفا اور بانجھ پن دور ہو جاتا ہے۔

اس تہوار کے حوالے سے یہ بات بھی شامل تھی کہ نوجوان اور شادی کی عمر میں پہنچنے والی لڑکیوں کے نام کاغذ کے ٹکڑوں پر رکھ کر ایک برتن میں ڈالتے اور اسے ٹیبل پر رکھ دیا جاتا۔اور شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان لڑکوں کو دعوت دی جاتی کہ ان میں سے ہر شخص ایک پرچی کو نکالے لہٰذہ جس کا نام اس قرعہ میں نکلتا وہ اس لڑکی کی ایک سال تک خدمت کرتا اور وہ ایک دوسرے کے اخلاق کا تجربہ کرتے،پھر بعد میں شادی کر لیتے یا پھر آئندہ سال اسی تہوار یوم محبت میں دوبارہ قرعہ اندازی کرتے۔جس valentine day کو منا منا کر ہمارے ہاں بعض محبت کے متوالے ہلکان ہوتے رہتے ہیں وہ تقریب تو کوئی ایک ماخذ تک نہیں رکھتی۔ پھر اہل مغرب کے لیے بھی بدعت کا جدید درجہ رکھتی ہے۔ماضی میں یورپ میں بھی اسکو منانے والے نہ ہونے کے برابر تھے۔اگر یہ کوئی بہت اہم یا ہر دل عزیز تہوار ہوتا تو انسائیکلو پیڈیا .Britannica میں سینٹ ویلن ٹائن ڈے کے مطلق چند سطری تعرف کے بعد ویلن ٹائن ڈے کے مطلق تذکرہ محض ان الفاظ میں ملتا ہے سینٹ ویلن ٹائن ڈے کو آج جس طرح عاشقوں کے تہوار (lover`s festival) کے طور پر منایا جاتا ہے یا ویلن ٹائن کارڈ بھیجنے کی جونئی روایت چل نکلی ہے اسکا سینٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اسکا تعلق یا تو رومیوں کے دیوتہ پر کالیا کے حوالے سے 15 فروری کو منا جانے والے تہوار بار آوری یا پرندوں کے ایام اختلات (mating season) سے ہے۔گویا اس مستند حوالے کی کتاب کے مطابق اس دن کو سینٹ سے سرے سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔بعض رومانیت پسند ادیبوں نے جدت

طرازی فرماتے ہوئے اسکو سینٹ ویلن ٹائن کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ نے ماضی میں کبھی بھی اس تہوار کو قومی یا ثقافتی تہوار کے طور پر قبول نہیں کیا۔ ایک اور انسائیکلوپیڈیا بک آف نالج میں اس دن کے بارے میں نسبت زیادہ تفصیلات ملتی ہیں مگر وہ بھی تہائی صفحہ سے زیادہ نہیں ہیں۔ اسکی پہلی سطر ہی رومان انگیز ہے۔

"۱۴ فروری محبوبوں کے لیے خاص دن ہے" اسکے بعد وہی پرندوں کے اختلاط کا ملتا جلتا تذکرہ ان الفاظ میں ملتا ہے۔ ایک وقت تھا کے اسے سال کا وہ وقت خیال کیا جاتا تھا جب پرندے صنفی مواصلات کا آغاز کرتے ہیں اور محبت کا دیوتہ نوجوان مردوں اور عورتوں کے دلوں پر تیر برسا کر انہیں چھلنی کرتا ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے تھے کے انکے مستقبل کی خوشیاں ویلن ٹائن کے تہوار سے وابستہ ہیں۔

اس انسائیکلوپیڈیا میں ویلنٹائن ڈے کا تاریخی پس منظر یوں بیان کیا گیا ہے:

ویلنٹائن ڈے کے بارے میں یقین کیا جاتا ہے کہ اسکا آغاز ایک رومی تہوار پر کالیا (Calia Luper) کی صورت میں ہوا۔ قدیم رومی مرد اس تہوار کے موقہ پر اپنی دوست لڑکیوں کے نام اپنی قمیصوں کی آس تینوں پر لگا کر چلتے تھے۔ بعض اوقات یہ جوڑے تحائف کا تبادلہ بھی کرتے تھے۔ بعد میں جب اس تہوار کو سینٹ ویلن ٹائن کے نام سے منایا جانے لگا تو اسکی بعض روایات کو برقرار رکھا گیا۔ اسے ہر فرد کے لیے اہم دن سمجھا جانے لگا جو رفیق یا رفیقہ حیات کی تلاش میں تھا۔ سترویں صدی کی ایک پر امید دوشیزہ سے یہ بات منسوب ہے کہ اسنے ویلن ٹائن والی شام کو سونے سے پہلے اپنے تکیے کے ساتھ پانچ پتے ٹانکے۔ اسکا خیال تھا کے ایسا کرنے سے وہ خواب میں اپنے ہونے والے خاوند کو دیکھ سکے گی۔ بعد ازاں لوگوں نے تحائف کی جگہ ویلن ٹائن کارڈز کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ۱۴ فروری کو سینٹ ویلن ٹائن سے منسوب کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کے مطلق کوئی مستند حوالہ تو موجود نہیں ہے البتہ ایک غیر مستند خیالی داستان پائی جاتی ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں روم میں ویلن ٹائن نام کے ایک پادری تھے جو ایک راہبہ کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہوئے، چونکہ عیسایت میں راہبوں اور راہبات کے لیے نکاح ممنوع تھا اس لیے ایک دن ویلن ٹائن صاحب نے اپنی معشوقہ کی تشفی کے لیے اسے بتایا کے اسے خواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ 14 فروری کا دن ایسا ہے کے اس میں اگر کوئی راہب رہبہ صنفی ملاپ بھی کر لیں تو اسے گناہ نہ سمجھا جائے گا۔ راہبہ نے ان پر یقین کیا اور دونوں جوش عشق میں یہ سب کچھ کر گزرے۔

کلیسا کی روایات کی یوں دھجیاں اڑانے پر انکا حشر وہی ہوا جو عموماً ہوا کرتا ہے یعنی انہیں قتل کر دیا گیا۔ بعد میں کچھ منچلوں نے ویلنٹائن صاحب کو شہید محبت کے درجہ پر فائز کرتے ہوئے انکی یاد میں دن منانا شروع کر دیا۔

ویلن ٹائن ڈے کے موقع پر کارڈوں کی تقسیم ہوتی ہے۔ جو کارڈ پہلے تقسیم ہوتے تھے ان پر بعض کارڈوں میں کیوپڈ کی تصویر ہوتی ہے جو ایک بچے کی خیالی تصویر ہوتی ہے۔ اسکے دو پیر ہیں اور اسنے تیر کمان اٹھا رکھا ہے جسے رومی بت پرست قوم محبت کا دیوتہ مانتے ہیں۔ کارڈوں میں محبت وعشقیہ کلمات کا تبادلہ جو اشعار یا نثر یہ چھوٹے چھوٹے جملوں کی شکل میں ہوتے ہیں اور بعض کارڈوں میں گندے قسم کے اقوال اور ہنسانے والی تصویریں ہوتی ہیں اور عام طور پر اس میں کچھ اس طرح کی تصویر کشی ہوتی ہے جس میں بت پرستی کے مفہوم سے منتقل ہو کر نصرانی مفہوم کی تمثیل بنتی ہے۔ بہت سے نصرانی علاقوں میں دن کے وقت بھی محفلیں سجائی جاتی ہیں، اور رات کو بھی عورتوں اور مردوں کا رقص وسرور ہوتا ہے۔ اور بہت سے لوگ پھول چاکلیٹ کے پیکٹ وغیرہ بطور تحفہ محبت کرنے والوں شوہروں اور دوست واحباب کو بھیجتے ہیں۔

مذکورہ بالا کہانیوں کے تناظر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تہوار اصل میں رومی بت پرستوں کا عقیدہ ہے جسے وہ محبت کے خدا سے تعبیر کرتے ہیں۔ رومیوں کے یہاں اس تہوار کی ابتدا قصے کہانیوں اور خرافات پر مشتمل تھی جیسے مادہ بھیڑیے کا شہر روم کے موسس کو دودھ پلانا جو حلم و بردباری اور قوت فکر میں زیادتی کا سبب بنا۔ یہ عقل کے خلاف ہے کیونکہ حلم و بردباری اور فکر میں اضافے کا مالک اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ بھیڑیا۔ اور اس طرح یہ عقیدہ کے انکے بت برائی اور مصیبت کو دفع کرتے ہیں اور جانوروں کو بھیڑیوں کے شر سے دور رکھتے ہیں باطل اور شرکیہ عقیدہ ہے۔ اس تہوار کو بشپ ویلن ٹائن سے منسوب ہونے میں کئی ایک مصادر نے شک کا اظہار کیا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۳ فروری ۲۰۱۵ء تا ۱۹ فروری ۲۰۱۵ء صفحہ ۱۵)

صحت جسمانی جنوری واک چیلنج

شعبہ صحت وجسمانی کے تحت لجنہ کو روزانہ آدھا گھنٹہ واک یا ورزش کے ذریعے 120 KCAL استعمال کرنے کا چیلنج دیا گیا ہے۔ یہ چیلنج 10 فروری تک مکمل کرنا ہوگا۔ لجنہ سے اس میں بھرپور شمولیت کی درخواست ہے۔

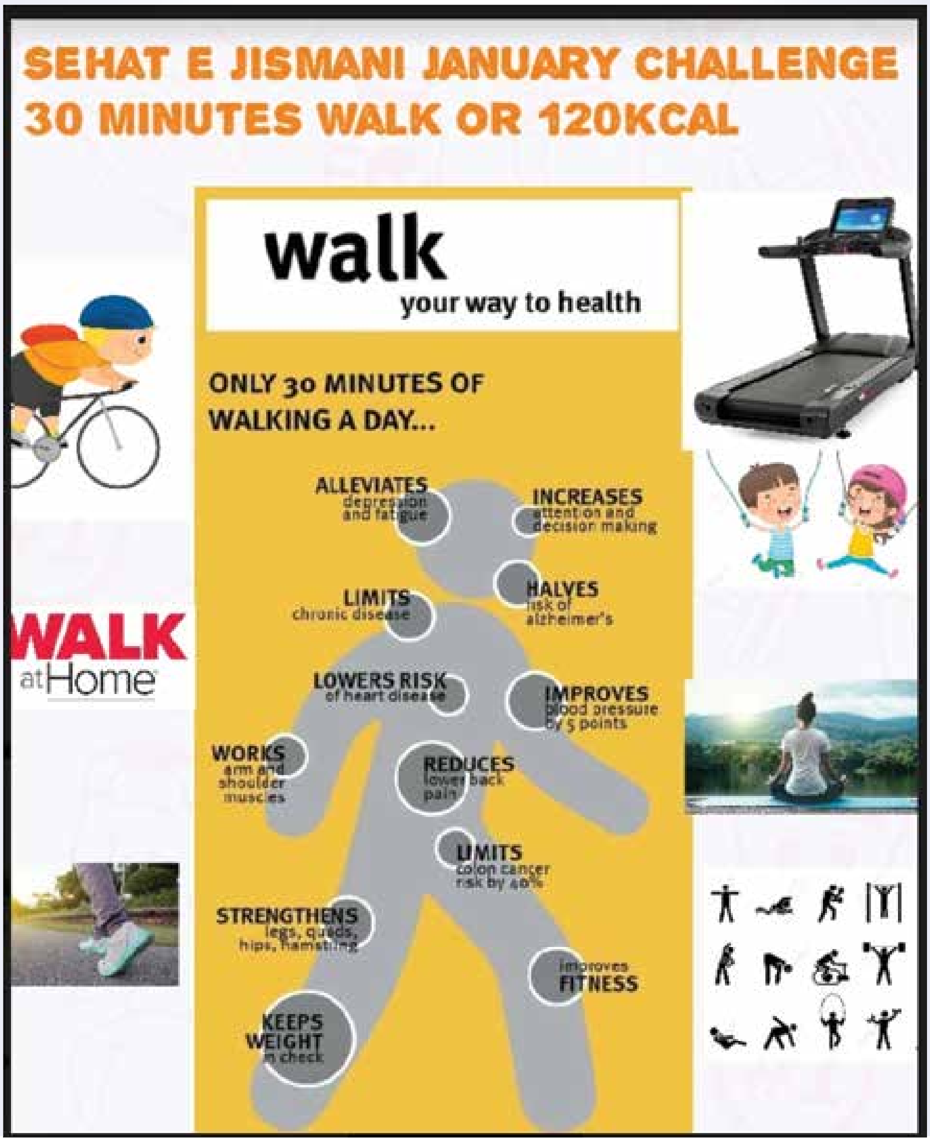

World Hijab Day

On the occasion of World Hijab Day this year, the department of Tableegh Lajna Imaillah Finland planned to prepare electronic posters on this respective theme. The aim of these placards was to share them and explain to non-Muslim contacts that we Ahmadi Muslim women are not forced to wear the Hijab but rather do so by our free will and choice. The statements on the posters show that our pride and dignity lies in covering ourselves.

A brief report on how this was executed is as follows:

First of all, texts were prepared by the Department of Tableegh. They were then translated into Finnish by Miss Arooj Khan, Miss Fatima Qayyum and Miss Mehak Chaudhry. After translation they were given prepared electronically as posters to be shared on World Hijab Day. By the Grace of Allah the feedback received was positive. ١٦ Lajna took part in this activity and shared these posters on World Hijab Day.

ماہانہ KAHOOT کوئز نتائج

ہر ماہ اجلاسات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے آن لائن کوئز کا انعقاد ہوتا ہے۔ماہ جنوری میں ہونے والے کوئز کے نتائج درج ذیل ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔آئندہ بھی لجنہ اچھی تیاری کے ساتھ بڑھ چڑھ کر کوئز میں حصہ لیں۔

لجنہ اماء اللہ۔ ہیلسنکی مجلس۔خطبہ جمعہ مورخہ 8.1.2021

اول: مکرمہ مدثرہ نعمانہ صاحبہ

دوم: مکرمہ سعدیہ فرخ صاحبہ

سوم: مکرمہ ریحانہ نسرین صاحبہ

لجنہ اماء اللہ۔ ایسپو مجلس۔خطبہ جمعہ مورخہ 8.1.2021

اول: مکرمہ ماریہ زمل صاحبہ۔

دوم: مکرمہ عروبہ نسیم صاحبہ۔

سوم: مکرمہ مبشرہ یاسمین صاحبہ۔

لجنہ اماء اللہ۔ ترکو مجلس۔خطبہ جمعہ مورخہ 8.1.2021

اول: مکرمہ ماہرہ طاہر صاحبہ۔

دوم: مکرمہ بشریٰ شریف صاحبہ۔

سوم: مکرمہ عزہ حبیب صاحبہ۔

ناصرات الاحمدیہ۔ فنلینڈ۔خطبہ جمعہ مورخہ 1.1.2021

اول: مکرمہ مہک چوہدری صاحبہ

دوم: مکرمہ ماریہ زمل صاحبہ

سوم: مکرمہ نداء الرحمٰن صاحبہ

لجنہ اماء اللہ۔ فنلینڈ۔خطبہ جمعہ مورخہ 15.1.2021

اول: مکرمہ قرۃ العین مدثر صاحبہ

دوم: مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ

سوم: مکرمہ سعدیہ شہزاد صاحبہ

لجنہ اماء اللہ۔خطبہ جمعہ مورخہ 29.1.2021

اول: مکرمہ دردانہ طوبیٰ صاحبہ

دوم: مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ

سوم: مکرمہ سعدیہ شہزاد صاحبہ

کیلنڈر لجنہ اماء اللہ فنلینڈ فروری 2021

ہفتہ 6 فروری 2021 خطبہ Kahoot quiz

ہفتہ 13 فروری 2021 ناصرات اجلاس

ہفتہ 13 فروری 2021 خطبہ Kahoot quiz

اتوار 14 فروری 2021 AMSAW info session

ہفتہ 20 فروری 2021 وقف نو کلاس

اتوار 21 فروری 2021 جلسہ مصلح موعودؓ

ہفتہ۔اتوار 27-28 فروری 2021 تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ فنلینڈ

ہفتہ وار پروگرام

book reading class ہر منگل شام 6 بجے

تفسیر القرآن کلاس ہر بدھ شام 6:30 بجے

قرآن کلاس ہر جمعرات شام 6 بجے

۷ سال سے کم عمر بچوں اور ناصرات کی قرآن کلاس ہر بدھ شام 5 بجے

دوران ماہ لجنہ اماء اللہ فنلینڈ کی مصروفیات

Vanilla Cake

Breakfast ideas

Carrot Cake

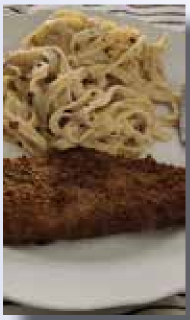
White sauce pasta

Fried Fish

BBQ Rice

Khoye waly Gulab Jamun

Lemon cake

Chocolate Cake

Marble Cake

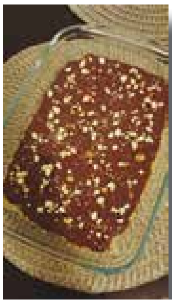
Nuts cake

Panjeeri

Basin ki Barfi

Gajar ka Halwa

Steam chicken with potatoes

Breakfast Biscuits

Pizza

Flaxseed Laddu

Tiramisu

Chicken rolls

Tres leche

Healthy Breakfast

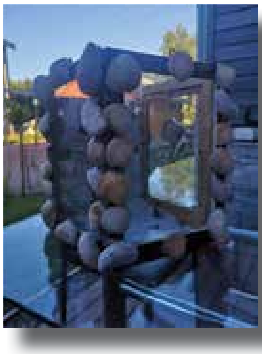

Exterior Decoration

Jewellery Boxes

Shelf decoration

Shelf decoration

Lettering

رپورٹ برائے ناصرات الاحمدیہ ٹارگٹ

ناصرات کو 26 جنوری سے لے کر 25 فروری تک کچھ ٹارگٹ دیئے گئے ہیں جن میں کچھ ناصرات نے ابھی تک حصہ لیا ہے۔ جس میں معیار اول اور معیار دوم کے لیے Recycling material سے چیزیں تیار کرنا ہے۔ جب کہ معیار سوم نے فوٹو فریم بنانا ہے۔